"روداد قفس" محض ایک فرد کی آپ بیتی نہیں، ایک تحریک کی داستان، اور ایک جدوجہد کی کہانی ہے ــــــ اردو کے حبسیاتی ادب میں یہ ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ معنوی اعتبار سے یہ خوبصورت کتاب اعلیٰ معیار کتابت و طباعت سے شائع کی گئی ہے، اور ناشر کے اعلان کے مطابق عنقریب اس کا دوسرا حصہ بھی شائع ہوگا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

بانگ سحر: از سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ مرتبہ: خلیل الحامدی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی منصورہ، [illegible] تحقیق و اشاعت ریسرچ سنٹر، منصورہ، لاہور۔ صفحات ۳۲۳۔ قیمت درج نہیں۔

یہ سید ابوالاعلیٰؒ کی نگارشات ہیں جو نہ صرف اعلیٰ درجے کی بااصول صحافت کا نمونہ ہیں اور حسن ادبیت لفظ لفظ سے پھوٹا پڑتا ہے، بلکہ نہایت توجہ طلب چیز یہ ہے کہ مولانا کی صحافیانہ تحریریں کاوشیں علم، معلومات اور استدلال سے اس قدر آراستہ ہوتی ہیں جیسے کوئی شخص مقالہ لکھنے چلا ہو۔ آج کل کے سرسری قسم کے اداریات اور خصوصی کالم اور بھرتی کے مضامین دیکھ کر آدمی کا سر پھر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت کم حضرات کے اخباری اداریوں یا مضامین یا کالموں کے مجموعے دس سال بعد بھی قیمتی دستاویزیں معلوم ہوں۔ یہاں تو حال یہ ہے کہ گویا مولانا مودودیؒ جو اکثر تحریریں خاص مطالعہ و کاوش کے بعد ہی لکھتے تھے، ان کی کتاب "بانگ سحر" (صدائے رستاخیز کی طرح) مقامات و احوال کے ایک وسیع نقشے میں کھڑا کر دیتی ہے، اور آپ ایک طرف مغربی شہنشاہیت کی سیادی اقوام، دوسری طرف مسلم اقوام کی طرف سے ان کے خلاف جہادی ردعمل، پھر جیاد کے عالم اسلام پر اچھی طرح پنجے گاڑ لینے کے بعد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے، غیر اسلامی قوم پرستی ابھارنے، ان کے حصے بخرے کرنے، اور پھر شکاریوں کے آپس میں بٹوارے کے وحشیانہ کھیل کو دیکھتے ہیں۔ ادھر ہندوستان میں یہاں کی خلافتی، کانگریسی اور مسلم لیگی سیاست کے جائزے میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی شرارتوں کو دیکھتے ہیں جو اس زمانے سے یہ اندیشہ رکھتے تھے کہ مسلمان افغانستان سے مل کر آگے بڑھیں گے اور ایک خوفناک طاقت بن جائیں گے، لہٰذا حکومت، صوبہ سرحد کی مسلم اکثریت کو خاص اپنے گھٹنوں تلے دبا کر رکھے۔ بیچ بیچ میں مذہبی مسائل، مثلاً شریف کے بعد سعود کا اکابر عالم اسلامی کی نگرانی میں اکابر عرب کی مشاورت کا پابند ہو کر اقتدار کو سنبھالنا مگر اس وعدے سے انحراف، نکاح و طلاق کی لازمی رجسٹریشن کا قانون بنوانے کی حرکت، حج کے انتظامات اور مصارف کے سلسلے میں والی حجاز سے معلومات حاصل کرنے کے لیے کوششیں، یا مثلاً ایک موقع پر شعبان کے متعلق نوٹ لکھنے کے دوران میں شب برات پر

توجہ' پھر اس سلسلے میں آتشبازی کی رسم' یہ ایسا قصہ ہے کہ چند سطریں نقل کرنی ہی پڑیں گی:

> مسلمان جنھیں مذہب سے بے گانگی اور عقلی و ذہنی انحطاط نے پرلے درجے کا زیاں کار بنا دیا ہے' اس مبارک مہینے کا مدعا صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں انار' پھلجھڑیاں' پٹاخے اور ہتھکے چھوڑے جائیں اور چودھویں تاریخ کو قسم قسم کے میٹھے کھانے کی نیاز دے دی جائے' شب برات کے دن بچوں کو آتش بازی منگا دینا ایسا فرض سمجھا جاتا ہے کہ خدا کا حکم ٹل جائے تو پروا نہیں' مگر یہ رسم نہ ٹلے۔ بڑے بوڑھے اپنے چھوٹوں کو یہ دنیا اور دین کی آگ کا تحفہ بھیجنا شفقت بزرگانہ کا لازمی تقاضا سمجھتے ہیں۔ ... جب وہ مبارک رات آتی ہے تو آتش بازی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ شہروں کے باہر نہایت کثرت سے غول کے غول جمع ہوتے ہیں (اب تو شہروں کے اندر ہی سب کچھ ہوتا ہے) اور بڑی دھوم دھام سے آگ کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔

اس کے بعد اس مہینے کی سعادتیں اور برکتیں اور اس کے متعلق احادیث کا مدعا پیش کیا گیا ہے۔

اوپر کے اس پیرے کو ملاحظہ فرما کر نوٹ کر لیجیے کہ نہ تو ۲۳ سالہ نوجوان (مودودیؒ) کے استعمال شدہ الفاظ میں سے کوئی لفظ متروک ہوا اور نہ اس مربوط و مدلل بیان کا انداز ۱۹۷۹ تک بدلا۔

مسائل حجاز میں "زمیندار" کا مسلک --- غلطی اور غلطی پر اصرار --- ۲۸۷ سے ۳۰۹ صفحے تک پھیلی ہوئی اس بحث میں اس وقت کے وہ مسائل زیر بحث آتے ہیں جو قبے گرانے کے واقعات سے متعلق ہیں۔ سیاسی احوال بھی شامل ہیں اور دینی مسائل بھی۔ حجاز اور جگہ بھی زیر بحث آیا ہے۔

ایک اور بڑا دلچسپ اور اہم مضمون ہے: انگورہ کا مقدمہ سازش (انور پاشا پر ناپاک اتہامات)۔ یہ مضمون بھی ۳۳۵ سے ۳۴۷ تک پھیلا ہوا ہے' مگر بہت معلومات آفریں۔ انور پاشا اسلامی جہاد کی اسپرٹ سے معرکہ آرا رہ کر فتح ترکیہ کے بعد مجرم قرار پایا۔ تاریخ میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جان لڑاتے ہیں خدا پرست اور ان کو آخری وقت پر دھکیل کر آگے آ جاتے ہیں سیکولرسٹ۔

مضامین کی لمبی فہرست ہے۔ کتاب پڑھیں گے تو ماضی قریب کی تاریخ کا اہم باب فلم کی طرح نظر سے گزرنے لگے گا۔ بس ناول کی طرح قاری کھو جاتا ہے۔ ادب' تاریخ' صحافت اور